صداقت اسلام

(۲)

(از مولوی محمد ابوالخیر مقیم پھپائی پرتاب گڈھی متعلم رحمانیہ بجماعت ثانیہ)

اب ہم قرآن مجید کی تمام تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف سورہ فاتحہ کے الفاظ پر غور کرتے ہیں تو بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے ضرور محبت کرنی چاہیئے قبل اسکے کہ میں سورۂ فاتحہ کے الفاظ پر کچھ غور کروں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ محبت کے دو ہی طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ کسی سے محبت کی جاتی ہے پیار کی وجہ سے ثانیہ خوف و دہشت کیوجہ سے سب سے پہلے پیار کو استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ انسان جب اپنے بچے کو کسی اسکول میں بھیجتا ہے تو سب سے پہلے اس سے پیار کرتا ہے اور ہر اک قسم کی طمع دلاتا ہے اس کے بعد اگر یہ اثر نہیں کرتا تو زدوکوب سے کام لیا جاتا ہے ایسے ہی خداوند لایزال نے پہلے محبت اور پیار کو استعمال کیا کہ اے لوگو مجھ سے محبت کرو بعد ازاں اپنے دبدبہ اور جلال کی وجہ سے خوف دلایا کہ اگر تم مجھ سے محبت نہ کروگے تو قیامت کے روز سزا پاؤگے چنانچہ ارشاد باری یوں ہوتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ کہکر یہ اشارہ کیا کہ اے لوگو! مجھ سے محبت کرو اسلئے کہ تم دنیا میں ایسی چیزوں سے محبت کرتے ہو جو کہ تمام خوبیوں کو جامع نہیں حالانکہ ان میں بوجہ مخلوق ہونے کے بہت سے نقصانات پائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہ ذات ہوں جو تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے اور تمام صفات رذیلہ سے مبرا اور منزہ ہے مجھ میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے تو تم کو مجھ سے بدرجہ اولیٰ محبت کرنی چاہیئے اسکے بعد اللہ نے فرمایا کہ چونکہ بعض لوگ بلکہ اکثر لوگ ذاتی خوبی کی وجہ سے محبت نہیں کرنا چاہتے اگرچہ یہ طبائع رذیلہ کا کام ہے مگر اعلیٰ درجہ کے وہی طبائع ہیں جو ذاتی خوبی کی وجہ سے کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم مجھ سے میری ذاتی خوبی کی وجہ سے محبت نہیں کرنا چاہتے تو آؤ کم از کم میرے احسانات عظیمہ کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے رب العٰلمین یعنی میں تمہارا مربی ہوں اور محسن ہوں اسوجہ سے تم پر لازم ہے کہ تم مجھ سے محبت کرو اور چونکہ طبائع مختلف ہیں بعض وہ طبائع ہیں جو قدیم احسان کو اچھا سمجھتی ہیں اور بعض طبائع موجودہ احسان کو اور بعض طبائع آئندہ احسان کو بدیں وجہ اللہ تعالیٰ نے صیغہ استمرار کا استعمال کیا یعنی رب العالمین جسکا مطلب یہ ہے کہ میں زمانہ قدیم سے احسان کرتا ہوا آرہا ہوں اور کرتا رہونگا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان میں تمام زمانے کو لے لیا اس سے باقی مذاہب پر بہت بڑی فضیلت ثابت ہوگئی کیونکہ باقی مذاہب والے کہتے ہیں نجات اسی شخص کی ہوگی خدا اسی پر رحم کریگا جو ہمارے مذہب میں داخل ہے لیکن اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کسی شخص کا تعین نہیں کرتا کسی مکان کا تعین نہیں کرتا بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تمام مخلوقات کا محسن ہے تمام مخلوقات پر رحم کرنیوالا ہے خدا کا احسان یہیں تک نہیں محدود ہے بلکہ اس کے بعد خود فرماتا ہے الرحمٰن الرحیم۔ یعنی خدا رحمٰن ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کیلئے وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن پر انسان کا زندہ رہنا موقوف ہے اور ان اسباب میں انسان کا کچھ دخل نہیں ہے اس سے بھی بعض مذاہب پر فضیلت ثابت ہوگئی۔

(باقی آئندہ)

جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب پروپرائیٹر و پبلشر نے جید برقی پریس بلیماران میں چھپواکر دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔